



سوال

(185) حدیث ”مرقاۃ“ کی توضیح

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

محشی مشکوٰۃ نے ذیل کی حدیث ”مرقاۃ“ سے نقل کی ہے ”عن ابن عمر أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم، قال: إذا صلیت فی أہلبک، ثم أدرك فصلها، إلا الفجر والمغرب، أخرجہ الدار قطنی،، مگر یہ مرفوع حدیث مجھے دارقطنی میں نہیں ملی حالانکہ اس حدیث کو صاحب ”بذل الجہود“، اور محشی نسائی وترمذی وغیرہ سب ہی نقل کرتے ہیں۔ آپ کی نظر سے یہ روایت دارقطنی وغیرہ میں گزری ہو تو مطلع کیجئے۔ میرے نزدیک یہ حوالہ غلط معلوم ہوتا ہے۔ (عبدالحق جے پوری)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

یہ مرفوع حدیث مجھے بھی ”سنن دارقطنی“، میں نہیں ملی اور نہ ہی کسی دوسری کتاب میں میری نظر سے گزری ہے۔ نہ معلوم ملا علی قاری نے یہ حدیث دارقطنی کی کس کتاب سے لی ہے؟

ظاہر یہ ہے کہ ان سے تسامح ہو گیا ہے۔ صحیح یہ ہے کہ یہ عبد اللہ ابن عمر کا فتویٰ اور اثر ہے جس کو عبد الرزاق نے ”مصنف (مصنف عبد الرزاق (3939) 2 422 بلغظ: إن كنت قد صلیت فی أہلبک، ثم أدركت الصلاة فی المسجد مع الإمام، فصل معہ، غیر صلاة الصبح وصلاة المغرب، التي یقال لها صلاة العشاء فإنها لا تصلیان مرتین) میں بالفاظ ذیل روایت کیا ہے: ”قال ابن عمر: إن كنت قد صلیت فی أہلبک، ثم أدركت الصلاة فی المسجد مع الإمام، فصل معہ، غیر صلاة الصبح وصلاة المغرب، التي یقال لها صلاة العشاء فإنها لا تصلیان مرتین، (التعلیق للمجد ص: 105 کنز العمال: 4/466) اور امام مالک نے اس کو مختصر باب میں الفاظ روایت کیا ہے: ”عن نافع أن عبد اللہ بن عمر کان یقول: من صلی المغرب أو الصبح ثم أدركها مع الإمام فلا یعد لہما، (موط امام مالک (297) ص: 96)۔

ملا علی قاری نے دارقطنی کے حوالہ سے مرفوع حدیث نقل کرنے کے بعد یہ لکھا ہے: ”قال عبد الحق: تفرد برفعہ سہل بن صالح الأناطکی، وكان ثقہ، وإذا کان كذلك فلا یضروقت من وقفہ، لأن زیادة الثبوت مقبولة،، (مرقاۃ 2/109)۔

قلت: الحکم بقبول زیادة الثبوت مطلقا، غلط جدا، فإن الصحیح فیما التفصیل، وهو أنها تقبل فی موضع دون موضع، فتقبل إذا کان الراوی الذی رواها ثقہ حافظا ثبتا، والذی لم یذكرها مثله أو دونہ فی الثبوت، بشرط أن لا یكون حکم بكونها وبها، الأئمة المأہرون، لیکن علل الحدیث. وتقبل فی موضع آخر لقرائن تخصصها، قال الزبلی: ”ومن حکم فی ذلک حکما عاما فقد غلط، بل کل زیادة لہا حکم یخصها، ففی موضع یجزم بصحتها، وفی موضع یجزم بنسخة زیادة، فإن الثبوت قد یغلط، وفی موضع یغلب علی الظن نطابا، وفی موضع یتوقف فی زیادة، انتہی



مختصراً (نصب الراية، 1/236-237).

والظاهر أن زيادة الرفع ههنا من خطأ سهل بن صالح، فإنه وإن كان صدوقاً، كما قال الحافظ في التقریب ص: 139 لكنه دون من وقفه في الثبوت بمراتب، ومع ذلك ربما اخطأ، كما نص عليه ابن حبان في كتاب الثقات (تهذيب التهذيب 4/353) فالغالب على الظن بل المبروم، وهو كون زيادة الرفع ههنا غلطاً، أخطأ سهل في رفعه، ولذلك لم يذكر النعماني هذه الرواية المرفوعة في آثار السنن، بل اكتفى بذكر أثر ابن عمر الموقوف عن موطأ الإمام مالك. (مصباح بستی شوال وذی القعدة 1371هـ)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 299

محدث فتویٰ